www.emarsiya.com

انصرام شریعت

سیٹھ مزدور کو محنت سے جو کم دیتا ہے

انتساب

میں اپنی یہ کوشش اپنی والدہ سیدہ
عالیہ خاتون مرحومہ بنت سید احمد علی مرحوم سے
منسوب کرتا ہوں

آثرؔ سلطانپوری

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انصرام شریعت

(۱)

سیٹھ مزدور کو محنت سے جو کم دیتا ہے
اور وہ کم بھی بہ احسان و کرم دیتا ہے
آہ کے ہاتھ میں پھر صبر قلم دیتا ہے
انقلاب اصل میں محروم جنم دیتا ہے
آہِ دل قسمت سرمایہ پلٹ دیتی ہے
آن میں حق تلفی کایا پلٹ دیتی ہے

(۲)

باوا آدمؑ لئے مرجانِ شریعت کا صدف
خلد سے نکلے لٹانے کو گہر چار طرف
چاہتے تھے کسی حقدار کا حق ہو نہ تلف
آدمی کو نہ رہا یاد مگر اپنا ہدف
دیا آدم کا شرافت کا سبق بھول گیا
دنیا حاصل ہوئی حقدار کا حق بھول گیا

(۳)

زندگی کے لئے رب نے کئے سامان بہم
ابتداء میں تو تھیں نعمات بہت آدمی کم
بڑھے انسان تو لمبے ہوئے لالچ کے قدم
حق پہ حقدار کے پلنے لگی نسل آدم
اہل دنیا صفتِ مور و مگس پھیل گئے
چار جانب حسد و حرص و ہوس پھیل گئے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴)

ہوا بھائی کے حسد میں سگا بھائی خونی — ہوس زر کا تقاضہ کہ ہو دولت دونی
ہر ایرا بنا بقراطی و افلاطونی — لوٹ پیروں کی ہے لوبان کی دے کر دھونی
جیب کترا کوئی نکلا کوئی ڈاکو نکلا
جس کو سمجھے تھے مسیحا وہ ہلاکو نکلا

(۵)

کیسا انسان کے کردار کا بدلا خاکا — بس شب و روز کا معمول ہے چوری ڈاکا
مال کمزور کا شہ زور نے ایسے تاکا — جیسے میراث میں پایا ہوا دشمن دادا کا
زر زمیں زن کے لئے تیغ چلا کرتی ہے
بات بے بات میں پیکار ہوا کرتی ہے

(۶)

کیا ملے ایسے میں پھر اسوۂ آدم کا نشاں — جنتی موتی جہنم کے خرابے میں کہاں
تیرگی نکلے ستاروں سے شراروں سے دھواں — ایسے ماحول میں انساں رہے کیسے انساں
منصفانہ ہے نہ ماحول نہ اخلاقی ہے
سچ کہو کوئی شرافت کی ادا باقی ہے

(۷)

سخت گھبرا گیا حالاتِ زمانہ سے بشر — رہ گئی اپنے ہی کرتوت سے درگت بن کر
حشر سے پہلے جہاں میں ہوا برپا محشر — باپ کا رہ گیا فرزند نہ ماں کی دختر
اپنا اپنا نہیں بیگانہ تو بیگانہ ہے
خلقت اشرف ہے عمل غیر شریفانہ ہے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۸)

پانی پینے کو جہاں مل گیا کھانے کو اناج
وہیں مل بیٹھا بشر کا مدنی تھا جو مزاج
شہر بستے گئے بنتے گئے شہروں میں سماج
دور نزدیک بنے جتنے سماج اتنے راج
راج سے جوگ تلک ہٹ کا وہی حال رہا
تھے بشر سب بشریت کا مگر کال رہا

(۹)

کم تھے لیکن تھے سماجوں میں کچھ ایسے کردار
دیکھی جاتی نہ تھی گرتی ہوئی جن سے دیوار
اٹھے اکھڑی ہوئی بنیاد کے بن کر معمار
مل کے راجہ سے قوانین دئے راج سدھار
بشریت کے سدھرنے کے اسالیب دیئے
ضابطے جرم کی سرکوبی کے ترتیب دیئے

(۱۰)

تھے الگ ملک الگ راج الگ سب کا نظام
ویسے قانون تھے ہر ملک میں جیسے تھے عوام
ان قوانین کی ترتیب تھا انساں کا کام
عصبیت نہ طبیعت کی وہ جانے اقسام
خواہش نفس کے آئین کے آئینے تھے
عصبیت کے لگائے ہوئے تخمینے تھے

(۱۱)

پھر بھی کچھ کام کیا جرم کی سرکوبی نے
روکا کچھ ظلم سے اخلاق کی پابندی نے
نیک دل آپ ہی کچھ کھینچ لئے نیکی نے
سدھرے احوال تو مجبور لگا کچھ جینے
ایسی صحت میں تھے اسباب مرض بھی شامل
فکر انساں میں تھی کچھ اپنی غرض بھی شامل

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۱۲)

غرض اپنی عصبیت کے سوا کیا ہوگی
خود پسندوں کی وہ خود خواہ ادا کیا ہوگی
خیر خود خواہوں سے اوروں کی بھلا کیا ہوگی
اُن سے دل بستگی خلق خدا کیا ہوگی
بات عابد کی جو نکلی تو گئی زاہد تک
دوڑ مُلا کی غرض گھر سے رہی مسجد تک

(۱۳)

اب وہ قانون بنائے جو غرض مند نہ ہو
اپنے بیگانے کے رشتوں میں جکڑ بند نہ ہو
حرص اور خوف کا عادات میں پیوند نہ ہو
جز خدا جس کا کوئی اور خداوند نہ ہو
جو شناسائے مزاج بشریت بھی ہو
جس کے نسخوں میں علاجِ عصبیت بھی ہو

(۱۴)

علما اور عقلا لے کے ہتھیلی پہ چراغ
ہر طرف ڈھونڈا کئے شہر ہو صحرا ہو کہ باغ
لوٹے ہر سمت سے دل پر لئے ناکامی کا داغ
ڈارون کا بھی نہ ٹھہرا کسی بندر پہ دماغ
بے غرض جب کوئی نکلا نہ زمانے والا
لا زماں مانئے قانون بنانے والا

(۱۵)

لا زماں ہوگا تو ہوگا وہ مکاں سے آزاد
لا مکاں ہوگا کدھر اور کہاں سے آزاد
فکر و تخیل و تصور کے جہاں سے آزاد
یعنی مخلوق کے ہر وہم و گماں سے آزاد
ذات خالق کی ہے آزاد کہیں بند نہیں
بس خداوند کسی رخ سے غرضمند نہیں

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۱۶)

اس نے دنیا میں خلافت کی جو ڈالی بنیاد
علم میں اس کے تھا اضدادِ عناصر کا فساد
چاہا آئین میں انصاف تو دستور میں داد
تاکہ دنیا میں کہیں بھی نہ ہو آہ و فریاد
قسط پر تل گیا ہر بیش کا ہر کم کا نظام
بن گیا عدل کی بنیاد پر عالم کا نظام

(۱۷)

منصرم کون ہو قانون کا اب تھا یہ سوال
سب کو معلوم تو ہے عالم ارواح کا حال
چودہ دانے لئے انبوہ سے بے داغ نکال
دی ہے توراۃ نے انجیل نے ان کی امثال
نور مسجود تھا قدسی کی جبیں سے پوچھو
ان کے اوصاف کو قرآن مبیں سے پوچھو

(۱۸)

ایسے بے داغ کہ ہے آیۂ تطہیر گواہ
آج تک عیب لگا پایا جنہیں چور نہ شاہ
نفس میں جن کی ڈھلا کرتی ہیں مرضات اللہ
جن کے چلنے سے بنا کرتی ہے اللہ کی راہ
چودہ معصوم ہیں اللہ کی شاہی کے لئے
منصرم ہیں یہی قانون الٰہی کے لئے

(۱۹)

ہو گیا خلق میں قانونِ شریعت کا نفاذ
مالک الملک کی توحید و عدالت کا نفاذ
تاحدِ کلمہ محمدؐ کی نبوت کا نفاذ
آلِ عمران میں باقی ہے امامت کا نفاذ
وہ کجاوں کا بنایا ہے انوکھا منبر
خم کے میداں میں سجایا ہے انوکھا منبر

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۰)

آیۂ اِنَّمَا دیتی ہے ہمیں تین ولی ایک اللہ زمانے کا ولی لم یزلی
دوسرا علم رسالت کا مدینہ ہے جلی ہے ولی تیسرا محرابِ سخاوت میں علیؑ
لائے جبرائیلؑ ہیں پیغام ولایت کوئی
لگ رہا ہے کہ بنانی ہے ریاست کوئی

(۲۱)

بھائی کو ہاتھوں پہ حضرت نے اٹھا کر یہ کہا جانتے ہو فقط اللہ ہے مولیٰ میرا!
اولیٰ نفسوں پہ تمہارے مجھے مولا نے کیا جس کا مولا ہوں میں اس کے یہ علیؑ ہیں مولا
دشت میں شور مبارک کا سلامت کا رہا
تین دن رات بپا جشن ولایت کا رہا

(۲۲)

تین دن بعد جو ہونے لگے ساتھی رخصت اونچی آواز میں گویا ہوئے سب سے حضرت
یاد رکھیو یہ کھلے ارض و سما کی زحمت بھول مت جائیو پائی ہے یہاں جو نعمت
جو نہیں ساتھ یہ نعمت انہیں پہنچا دینا
ہیں اولی الامر علیؑ سب کو یہ مژدہ دینا

(۲۳)

کم نہیں لاکھ سے حجاج زیادہ ہوں گے منحصر نام کو سب اہل ارادہ ہوں گے
ذہن کے تیز تو کچھ طبع کے سادہ ہوں گے ہوں گے اسوار بھی کم ہی پیادہ ہوں گے
اپنے حلقوں میں صحابہ نے بیاں کی ہوگی
بات ہر گوشہ اسلام میں پہنچی ہوگی

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۴)

ایسا مشکل سے کوئی واقعہ گزرا ہوگا قریے قریے میں بیک وقت جو گونجا ہوگا
اب تو حاجی ہے صحابیؑ وہی کہتا ہوگا اپنے کانوں جو سنا آنکھوں جو دیکھا ہوگا
حج ویسے کی یہ تمہید غدیری ہوگی
جشن حج ہوگا مگر عید غدیری ہوگی

(۲۵)

کچھ کا موضوع کجاووں کا انوکھا منبر کچھ کا موضوع سپیدیٔ بغل کا منظر
جھومتا ہوگا کوئی آیۂ بلغ پڑھ کر زور ہوگا کہیں نعمات کے اتممت پر
راضی ہونے کی ہو یا دین کے اکمال کی بات
ہے بہر رنگ اولوالامر کے اجلال کی بات

(۲۶)

امر باری کی قسم اس کے ارادے کی قسم امر باری سے لیا نور محمدؐ نے جنم
جسکے صدقے میں بنا کُن سے یکوں تک عالم امر باری نے کیا امن کا قانون بہم
امر سے اپنے خدائی بخدا لے کر دی
مملکت اپنی محمدؐ کے حوالے کر دی

(۲۷)

آئی خلقت جو محمدؐ کی عملداری میں ڈھیروں قانون تھے اک مملکت باری میں
مبتلا اپنے ہی قانون کی بیماری میں آدمی جکڑا تھا خود ساختہ دشواری میں
اپنے قانون کو چھوڑے کوئی تیار نہ تھا
کوئی قانون الٰہی کا طرفدار نہ تھا

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۸)

مجموعہ فطری اصولوں کا ہو قانون ہزار بے غرض لاکھ سہی منصرموں کے کردار
سیدھے رستے پہ ہے بیٹھا ہوا اک جن غدار شوق جنت میں مسافر جو لگاتے ہیں قطار
سبز باغ ان کو عزازیل دکھا دیتا ہے
دے کے جھانسے رہ جنت سے ہٹا دیتا ہے

(۲۹)

کیسی جنت نہ ہو جب راہ الٰہی پہ عمل ہوگا راہوں کا تصادم تو مچے گی ہل چل
رہنما کیا کریں ہے عقل سے دنیا پیدل کوئی تالاب سنگھاڑے میں کھلا دے گا کنول
ماننا تھا نہ اولوالامر علیؑ کو مانا
خود ولی بن گئے مولیٰ نہ ولی کو مانا

(۳۰)

کون مولیٰ بنا کچھ بھی نہ علیؑ کو قدغن کسب روزی میں پس حجت حق وہ تھے مگن
قتل تک لے گیا اصحاب کو خود اُن کا چلن تر مسلماں نے کیا خوں میں علیؑ کا دامن
ہم ہیں حیران کس عادل کو خلیفہ کہیے
کہیے بسمل کو کہ قاتل کو خلیفہ کہیے

(۳۱)

ہم کو کیا پنچ نے دونوں کو خلیفہ مانا دونوں ہی قاتل و مقتول کو برحق جانا
جیسی مجبوری تھی ویسا ہی بنا پیمانہ بوجھے دانا وہ جو بہلول سا ہو دیوانا
خیر عقبےٰ کی، جو دنیا میں ہیں دنیا لیں گے
وہ سبھی ظالم و مظلوم کو اپنا لیں گے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۳۲)

کیا کریں پنچ نے اسلاف سے سیکھا ہے یہی — ہے صحابی کی خطا مجتہدانہ غلطی

اور خلیفہ کی خطا عین خدا کی مرضی — ان سے ہر بازی میں چٹ انکی ہے پٹ بھی اُنکی

بے خطا دیں یہ سزائیں تو سزائیں اچھی

ان سے سرزد ہوں خطائیں تو خطائیں اچھی

(۳۳)

بن ملجم بھی ہے سچ مچ اُنہیں عبدِ رحمٰن — عبد رحمٰن ہے رحمٰن کی اُن کے پہچان

ہیں علیؑ بھی بن ملجم بھی مشیت کے نشان — پھر تو کوئی نہ پیمبر ہے نہ کوئی شیطان

ابن ملجم کو زمانہ کرے دن رات سلام

اے آثر ایسے عقیدے کو مرا سات سلام

(۳۴)

سر پہ سجدے میں ستمگر نے وہ ماری تلوار — جس کی تھی زہر ہلاہل میں بجھائی ہوئی دھار

علیؑ فائز بشہادت ہوئے گونجی تھی پکار — بڑھ کے شبرؑ نے جماعت کا لیا دوش پہ بار

تھے خلیفہ تو علیؑ بھی ہیں بہ ایمان امیر

ان کا دشمن بھی ہے ابن ابو سفیان امیر

(۳۵)

باغی مشہور ہوئی بعد علیؑ آلِ رسولؐ — پھول میں آ گئے اسلام کے گلشن میں ببول

تھی خلافت کے لئے نیکی کردار فضول — تھے خلیفہ وہی جو تخت پہ آتے تھے جہول

جہل سب آب زر و سیم سے دھل جاتا تھا

عیب بھی حسن کی میزان میں تل جاتا تھا

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۳۶)

صدیاں گزریں تو مسلماں کی چھٹی حس جاگی — اب چھٹا ان کا خلیفہ ہے یزید اموی
پرورش جسکی سرے سے ہی کلیسا میں ہوئی — وہ خلیفہ بنے باغی ہو حسینؑ ابن علیؑ
ٹھوکر اسلامی شریعت کو تو وہ مارا کرے
کیسے ممکن ہے حسینؑ ابن علیؑ دیکھا کرے

(۳۷)

منصرم ہیں اسی اسلامی شعریعت کے حسینؑ — باغ اجڑے تو نہ ہو باغباں کیسے بچین
جب حدیں مٹنے لگیں امرونہی کے مابین — دل کے ٹکڑے لئے فرزند رسولؐ الثقلین
نکلے اللہ کا قانون بچانے کے لئے
اجڑے تھالوں میں چمن اپنا کھلانے کے لئے

(۳۸)

جان دی پیروں نے جنت کی جوانی کیلیئے — نوجواں کھیت رہے موت کی رانی کیلیئے
خون بچوں نے دیا تھالوں میں پانی کیلیئے — بی بیاں رہ گئیں پیغام رسانی کیلیئے
اب ہیں سجادؑ اسیری کی بلاؤں کیلیئے
ہائے چادر بھی نہیں بلوے میں ماؤں کیلیئے

(۳۹)

شامِ عاشورِ محرم کو جو سورج ڈوبا — چاند کو دے گیا گھر آلِ نبیؐ کا جلتا
شعلے اٹھتے ہوئے ہر سمت مگر اندھیارا — بھاگتے پھرتے تھے بچوں کا عجب عالم تھا
دور ہو بالی سکینہ سے عدو کہتا تھا
بندے نوچے تھے تو کانوں سے لہو بہتا تھا

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۰)

افراتفری میں گیا کوئی اِدھر کوئی اُدھر　　کبھی نکلی ہو تو ماں ڈھونڈنے جائے باہر
کس مصیبت میں پڑے تھے حرم پیغمبر　　اپنی بچھڑی ہوئی اولاد کو پائیں کیونکر
نہ ہی جنگل سے خبر لے کے ہوا آتی ہے
نہ ہی مقتل سے کوئی ان کی صدا آتی ہے

(۴۱)

جب عدو لوٹ چکے رات گئے لوٹ گئے　　یکجا کنبے کے بڑے چھوٹے کئے زینبؑ نے
اُن میں موجود نہیں تھے متعدد بچے　　ڈھونڈنے نکلیں تو یکجا تھے پڑے دو لاشے
دونوں ہی کشتہ پائے فرسِ دشمن تھے
چاند سے سینوں پہ ٹاپوں کے نشان روشن تھے

(۴۲)

لا کے وہ لاشیں بھی گنج شہداء میں رکھ دیں　　ملے باقرؑ بھی کہیں اور رقیہ بھی کہیں
پا گئیں سب کو مگر بالی سکینہ نہ ملیں　　بولیں کلثومؑ سے یہ زینبؑ ناشاد حزیں
جس سکینہ کو شہ دیں نے ہمیں سونپا تھا
کیا اِسی روز اُسے ہم سے بچھڑ جانا تھا

(۴۳)

بھیا عباسؑ سے مانوس بہت تھی بچی　　عین ممکن ہے کہ ہو لاش پہ عمو کے گئی
یا وہ سونے کی تھی سینے پہ پدر کے عادی　　ڈھونڈتی باپ کو مقتل کو سدھاری ہوگی
جاؤ تم نہر پہ بچی کی اعانت کے لئے
رن میں جاتی ہوں میں بھائی کی امانت کے لئے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۴)

ام کلثومؑ ترائی میں گئی نوحہ کناں　　بھیا عباسؑ سکینہؑ تو نہیں آئی یہاں
کوئی آواز نہ آئی تو اٹھا دل سے دھواں　　گر پڑی لاشۂ بے دست پہ کرتی یہ فغاں
جیسے پرساں نہ رہا کوئی ہمارا بھائی!
یوں نہ ٹوٹے کسی بیکس کا سہارا بھائی

(۴۵)

اُس طرف رن میں سکینہؑ کو پکاریں زینبؑ　　آئی آواز کہ آہستہ بہن از پئے رب
روتے روتے مری نادان ذرا سوئی ہے اب　　نیند ٹوٹے نہ کہیں زور سے ہم بولیں جب
بولیں زینبؑ کروں کیا یہ تو یہاں سوتی ہے
اور ماں صدمے سے بے ہوش وہاں ہوتی ہے

(۴۶)

پہنچی کانوں میں بھنک چونک کے اُٹھی ناداں　　بولیں زینبؑ کہاں سوتی ہو یہاں میں قرباں
بولتا رن ہے تو لاشوں سے پٹا ہے میداں　　آؤ گودی میں مرے ساتھ چلو گھر مری جاں
دیر سے ماں تری مشتاق کھڑی روتی ہے
آؤ اٹھ جاؤ کہ اب دیر بہت ہوتی ہے

(۴۷)

رُو کے زینبؑ سے اُس بالی سکینہؑ نے کہا　　گھر سے بڑھ کر یہاں آ کر مجھے آرام ملا
گھر نہ لے جائیں پھپھی گھر سے ہے اچھی یہی جا　　بولیں وہ رات کو رہتے نہیں باہر تنہا
بولی وہ یہ مرے بابا کا پھپھی لاشہ ہے
کیسے گھر چلئے مرا باپ پھپھی تنہا ہے

Scanned with CamScanner